REGD No. L 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۹ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۱ نبوت ۱۳۳۸ ہش | ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۷۵

بھارت کو چین کے خلاف مجبوراً طاقت استعمال کرنا پڑیگی

واشنگٹن یونیورسٹی میں تقریر کے دوران مسز وجے لکشمی پنڈت کا انتباہ

سینٹ لوئیس (مسوری) ۲۰ نومبر بھارتی ہائی کمشنر متعین لنڈن مسز وجے لکشمی پنڈت نے خبردار کیا ہے کہ بھارت کو کمیونسٹ چین کے ساتھ موجودہ سرحدی تنازعہ میں مجبوراً طاقت استعمال کرنا پڑے گی۔ واشنگٹن یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے مسز پنڈت نے کہا چین ہمارے علاقہ پر غاصبانہ قبضہ کرتا جا رہا ہے۔ اور اب بھارتی عوام برہم ہو کر اپنی حکومت سے کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ میں کسی اعلیٰ بھارتی افسر کی طرف سے طاقت کے استعمال کے متعلق یہ پہلا انتباہ ہے۔ آپ نے کہا بھارت اور چین اڑھائی ہزار سال تک ایک دوسرے کے دوست رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک اپنے ہمسایہ سے اتنے دیرینہ دوستانہ تعلقات رکھنے کا دعوے نہیں کر سکتا لیکن اب سرحدی حادثات سے ہمیں صدمہ پہنچا ہے ہم پر انہی لوگوں نے ضرب لگائی ہے جو ہم سے قریب ترین ہیں۔

اس تقریر کے بعد اخباری نمائندوں نے مسز پنڈت سے پوچھا کیا بھارت کے پاس اپنے اس موقف پر قائم رہنے کے لئے کافی افواج ہیں۔ آپ نے جواب دیا میرے ملک کے پاس بہترین بری اور فضائی افواج ہیں۔ اور وہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ آج صبح کچھ بے چینی کی شکایت ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۰ نومبر بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ آج صبح کچھ بے چینی کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۰ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل سے بازو میں درد کی تکلیف زیادہ ہے، نیز سوجن بھی ہے۔ احباب جماعت اولاد صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کا اجلاس

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مقالہ پڑھیں گے

مورخہ ۲۱ نومبر بروز ہفتہ شام سوا چار بجے مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کا ماہانہ اجلاس جامعہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں مکرم و محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ایک اہم مقالہ پیش فرمائیں گے موضوع ہے

"کیا اجماع سنت میں شامل ہے"

احباب سے درخواست ہے کہ کثرت سے شریک ہو کر مستفید ہوں۔

سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

کراچی کے نزدیک فولاد کا چھوٹا کارخانہ قائم کرنیکی تجویز

کراچی ۲۰ نومبر۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے صدارتی کابینہ کی اقتصادی کمیٹی کے اجلاس کے بعد کل یہاں انکشاف کیا کہ مستقبل قریب میں کراچی کے آس پاس کسی جگہ فولاد کا کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ مسٹر خان نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اقتصادی کمیٹی نے چھوٹی مل کے قیام کا اصول منظور کر لیا ہے جس میں درآمدی خام لوہا یا سکریپ استعمال کیا جائے گا۔

پاکستان میں لنکا کا نیا ہائی کمشنر

کولمبو ۲۰ نومبر۔ حکومت لنکا نے مسٹر معروف کی جگہ میجر جنرل اے ایم مّتو مارو کو پاکستان میں ہائی کمشنر مقرر کر دیا ہے۔ وہ آئندہ سال کے شروع میں پاکستان پہنچ جائیں گے۔

صدر ترکیہ کے لئے پاکستان کا سب سے بڑا تمغہ

انقرہ ۲۰ نومبر۔ کل رات صدر پاکستان نے جلال بایار صدر ترکیہ کو پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز یعنی نشان پاکستان پیش کیا۔ اسی طرح پاکستان کا دوسرا بڑا سول اعزاز یعنی نشان امتیاز عدنان مندریز وزیر اعظم ترکیہ کو پیش کیا گیا۔ جلال بایار دوسرے غیر ملکی ہیں جنہیں پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے جس غیر ملکی نے یہ اعزاز حاصل کیا تھا وہ شہنشاہ ایران ہیں جنہیں صدر پاکستان نے اپنے دورہ تہران کی اثناء میں یہ اعزاز پیش کیا تھا۔

روس میں غیر ملکی ایجنٹ

ماسکو ۲۰ نومبر۔ مسٹر خروشچیف وزیر اعظم روس نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ روس میں غیر ملکی ایجنٹ موجود ہیں۔ اس لئے پوری طرح ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے

بندرانائیکے کے قتل کے سلسلہ میں گرفتاریاں

کولمبو ۲۰ نومبر۔ لنکا کی سابق وزیر بلدیات مسز ولاّ جے وردینے کو سابق وزیر اعظم مسٹر بندرانائیکے کے قتل کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے اسی سلسلے میں موجودہ وزیر خزانہ کے بھائی کو بھی گرفتار کیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۵۹ء

انتخابات اور پاکستان دشمن عناصر

ذیل میں ہم روزنامہ شہباز پشاور کا ایک اداریہ بعنوان بالا بجنسہٖ درج کرتے ہیں:۔

"پاکستان میں آئندہ ماہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کا جو تجربہ کیا جانیوالا ہے اس میں حصہ لینے کے لئے خاموش سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام میں ان انتخابات میں حصہ لینے کی کس قدر تڑپ موجود ہے اور وہ کیسے چاہتے ہیں کہ اس ملک میں انتخابات ہوں۔ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ یہ دنیا بھر میں پہلی فوجی حکومت ہے جس نے از خود اپنے ہاتھ سے اختیارات عوام کے ہاتھ میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ابھی تک ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ دورِ حاضر میں برضا و رغبت دنیا کی کسی فوجی حکومت نے جسے آمریت یا ڈکٹیٹرشپ کہا جاتا ہے۔ عوام کو اختیارات منتقل کئے ہوں۔! اگرچہ یہ احساس نہ ہوتا تو یقیناً عوام کے تمام طبقے خاموشی سے بیٹھے رہتے۔

موجودہ حکومت کا یہ اقدام واقعی قابلِ تعریف اور لائقِ ستائش ہے کہ وہ آنے والے انتخابات کو ان افراد کی آلائشوں سے ملک کو محفوظ رکھنے کے لئے تمام اقدامات کر رہی ہے۔ جن کا کیا جانا بڑی ضروری تھا۔ بنیادی جمہوریتوں کے مسودہ میں اس مطلب کی شق موجود ہے کہ اگر کوئی مذموم کردار کا شخص ان انتخابات میں کسی نہ کسی طرح آ گیا۔ تو اسے الگ بھی کیا جائے گا۔ لیکن سوچنا یہ ہے کہ ہم کیا صورت اختیار کریں کہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہ آئے کہ انتخابات میں منتخب ہو جانے کے بعد کسی کو الگ کرنا پڑے۔ یہی جذبۂ محرکہ ہے جس نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم حکومت کی توجہ اس اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرائیں۔

سابق صوبہ سرحد کی یہ روایات ہیں کہ یہاں ہمیشہ سے دو طبقے چلے آتے رہے ہیں وسیع پیمانے پر دو گروہ منظم تھے اور ہیں ایک ان عناصر کا جن کے نظریات قائد اعظم مرحوم و مغفور کے مخالف تھے اور دوسرے ان حضرات کا جو قائد اعظمؒ کے حامی تھے۔ ان دونوں گروہوں نے جب اختیارات سنبھالے تو ان کا تمام بھرم کھل گیا۔ ان دونوں طبقوں کے مخلص عناصر کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ نظریات کی مخالفت باعثِ رحمت ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ نظریۂ پاکستان کے مخالف تھے ان کی بیشتر تعداد کی ذہنیتیں نہ بدل سکیں ان عناصر نے دراصل سیاسی شکست کو ذاتی شکست سمجھنے کی افسوسناک غلطی کی!

چنانچہ وہ اپنے ذہنوں کو نہ بدل سکے۔ ان عناصر کو اگر دورِ حاضر کی عالمی سیاسیات ایک آزاد ملک اور آزاد معاشرے کے تقاضوں کا علم اور مکمل احساس ہوتا تو وہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پیشِ نظر سابق نظریات کو دفن کر کے قطعی جدید تقاضوں کا ساتھ دیتے۔ تخیلِ پاکستان کو قبول کرتے، اسلامک آئیڈیالوجی کو اپناتے قرآن و سنت کی بنیادوں پر پاکستانیوں میں اتحاد و اتفاق کی روح دوڑاتے، ملک کے سامنے اقتصادی مشکلات کا حل پیش کرتے بین الاقوامی امور میں جہاں جہاں پاکستان کا کوئی مخالف ملک نامناسب حرکت کرتا اس کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے اس کی مذمت کرتے ملک کے سامنے ملک گیر بنیادوں پر اتحاد و اتفاق کا پیغام دیتے۔ وہ فعال ہونے کے باعث اس ملک میں اطمینان و سکون، محبت و رحمت اور خلوص و اتحاد کا جال بنا دیتے۔ وہ مصلح اور قائد کا کردار ادا کرتے اور محبانِ وطن کا کردار انجام دیتے —— لیکن وائے بدنصیبی کہ وہ اپنے خیالات کی تنگنائے میں گھرے رہے اور ملک کے لئے رحمتِ بیکراں نہ بن سکے۔ اگر وہ ایسا کرتے —— لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ انہیں اس عظیم ملک میں شاید ہی کبھی کوئی اچھی بات نظر آئی ہو انہوں نے ہمیشہ ہی خرابیوں کو تلاش کیا اور عوام کو انہیں کی طرف آمادہ کیا۔ انہوں نے محبت کی بجائے نفرت کی چتاؤں کو روشن کرنے کے لئے اپنی زندگیاں تک وقف کر دیں ——!

ان عناصر کے بارے میں موجودہ حکومت کما حقہٗ آگاہ ہے اور انہیں انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت بھی نہیں ملے گی لیکن یہ عناصر خود پس پشت رہ کر ایسے افراد کو منتخب کرائیں گے۔ جن کا نہ تو اپنا کوئی ذہن ہوگا۔ اور نہ ہی نظریہ —— ممکن ہے یہ لوگ کٹھ پتلیوں کی طرح ان عناصر کے ہاتھ میں کھیلیں اور وہ مقصد فوت ہو جائے جس کے لئے یہ انتخابات کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ اس مسئلہ کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرے۔ اور ایسے عناصر کو نہ آنے دے جو ملک اور عوام کے لئے مفید ثابت نہ ہو سکیں۔

پاکستان کو اس وقت اشد ضرورت ہے کہ موجودہ حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ایک ایسا تخیل دیا جائے جو مکمل طور پر ہمارے اندر قومی زندگی میں وقار اور فکری لحاظ سے ناقابلِ شکست اتحاد بخشے۔ اسی لئے ہم صدر ایوب اور وزیر داخلہ کی خدمت میں یہ معروضات پیش کر رہے ہیں"۔

جو کچھ اس اداریہ میں معاصر نے کہا ہے کم و بیش اس کا اطلاق سارے پاکستان پر ہوتا ہے۔ اور صوبہ سرحد تک محدود نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس خطرہ کا معاصر نے ذکر کیا ہے کہ ایسے عناصر درپردہ کوشش کریں گے کہ اپنی مرضی کے آدمیوں کو منتخب کرایا جائے یہ خطرہ حقیقی خطرہ ہے اور یقینی ہے۔ کہ تخریبی عناصر یہ کھیل کھیلنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ اسلئے جیسا کہ معاصر نے کہا ہے حکومت کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

وہ لوگ جو پاکستان کے شروع ہی سے مخالف رہے ہیں۔ ان میں سے بہت ایسے ہونگے۔ جنہوں نے شاید اپنے نظریات پر نظرِ ثانی کر لی ہوگی۔ پھر بھی ممکن ہے کہ بہت سے لوگ ابھی تک ایسے موجود ہیں۔ جو بظاہر تو پاکستان کو قبول کرنے کا اظہار کرتے ہیں لیکن ابھی تک ان کی ذہنیت تبدیل نہ ہوئی ہو اور یا ایسے لوگ ہیں جو ذاتی مفاد کی خاطر ملک و قوم کو بیچنے سے بھی گریز نہیں کرتے اور طرح طرح کے سوانگ بھر کر اور دام ہمرنگِ زمین بچھا کر اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی شناخت کے لئے کافی چابکدستی اور احتیاط کی ضرورت ہے۔

ایک اعتراف

جماعت احمدیہ تبلیغ و اشاعت کے متعلق جنون کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اور جب ہم کہیں یہ ذکر سنتے ہیں کہ بعض دوسرے لوگ بھی تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی طرف رغبت ظاہر کر رہے ہیں۔ تو ہمارا خون بڑھ جاتا ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے اور ہم خیال کرنے لگتے ہیں کہ آخر مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ مگر اکثر بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یا تو کام شروع ہی نہیں کیا گیا اور اگر شروع ہوا بھی تو چند روز کے بعد بند ہو گیا ذیل میں ہم ہفت روزہ "اسد" لاہور کی اشاعت ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء کے ایک اداریہ کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ اس سے تبلیغ کے متعلق جو حالت ہے کافی روشنی پڑتی ہے۔ فہو ھذا

"ہمعصر شیعہ لاہور کے مدیر محترم ملک صادق علی عرفانی اپنے موقر جریدہ میں آئے دن نت نئی تجویزیں اور تحریکیں پیش کرتے رہتے ہیں کبھی وہ یورپ میں تبلیغ کرنے کی تحریک پر زور دیتے ہیں اور کبھی قومی تنظیم کی ضرورت پر۔ موصوف کی یہ عادت نئی نہیں۔ بلکہ جو حضرات ان کی قومی زندگی پر نظر رکھتے ہیں۔ وہ شہادت دیں گے۔ کہ وہ ہمیشہ اس قسم کی تجاویز کو بڑی شد و مد کے ساتھ پیش کرتے رہے ہیں۔ اور اگر سجا سجایا کوئی اسٹیج بھی ہاتھ آ گیا تو دھواں دھار تقریر کے ساتھ اسے پیش کرنے میں بھی باک تصور نہیں فرماتے۔ لیکن جب اس تحریک کو عملی شکل دینے کا وقت آتا ہے تو اپنے مؤقف پر مشکل سے ثابت قدم رہتے ہیں۔

قومی تنظیم اور ایک مرکز کا قیام ایسی ضرورتیں نہیں ہیں کہ جس سے کوئی فردِ قوم انکار کر سکے۔ مگر ابھی کچھ زمانہ نہیں گذرا کہ جب لاہور میں آل پاکستان شیعہ کنونشن منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں ان دونوں تجویزوں کو زیرِ غور لانے کے بعد ایک لائحہ عمل مرتب کیا گیا تھا۔ اس لائحہ عمل کے مویدِ اول خود عرفانی صاحب تھے اس لائحہ عمل کا کیا حشر ہوا۔ اس کا تذکرہ کر کے ہم بحث کا نیا باب کھولنا نہیں چاہتے

معاصر محترم شیعہ کے مدیر شہیر یورپ کی تبلیغ کے سلسلہ میں بار بار مدرسۃ الواعظین کراچی کا نام لیتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ ابھی یہ درسگاہ ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس ادارہ میں صرف چھ طلباء زیرِ تعلیم ہیں۔ جو یورپ میں تو کیا تبلیغ کریں۔ ابھی تک تو وہ پاکستان میں بھی تبلیغ کرنے کے قابل نہیں۔ شاید مدیر محترم یہ سمجھتے ہیں کہ یورپ میں تبلیغ بزبان اردو کی جائے گی۔ ورنہ وہ اس مقصد کے لئے بار بار مدرسۃ الواعظین کراچی کا تذکرہ نہ کرتے۔ یورپ میں تبلیغی مشن بھیجنے سے پہلے مدیر شیعہ کو یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا پاکستان میں تبلیغ کرنے کا ہمارے یہاں خاطر خواہ انتظام ہے۔ جب ہم اس مسئلہ پر غور کریں گے۔ تو یقیناً ہمیں مایوس ہونا پڑے گا جو قوم منظم طریقہ سے اپنے ملک میں تبلیغی سرگرمیوں کو جاری نہیں رکھ سکتی اسے یورپ میں تبلیغی مشن بھیجنے کا راستہ دکھانا ایک مضحکہ خیز بات نہیں تو اور کیا ہے"۔

زندگی کی اصل غرض اور اس کے حصول کا طریق

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں سو جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خداتعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خداتعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے سو اے وے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر ناز مت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اپنی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پرفنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت اور فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے۔ اور شاید مدت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھ ممد بھی ہو سکیں۔ مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خداتعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ اگر تم اپنی کانشنس سے سوال کرو تو یہی جواب پاؤ گے کہ وہ سچی تسلی اور سچا اطمینان کہ جو ایک دم میں روحانی تبدیلی کا موجب ہوتا ہے وہ ابھی تک تم کو حاصل نہیں۔ پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہو اس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔ تمہاری زندگی اکثر ایسے کاموں کے لئے وقف ہو رہی ہے کہ اول تو وہ کام کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہیں رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاوہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدعا سے بہت پیچھے رہا ہوا ہے۔ اگر تم میں حواس ہوں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھہرتی ہے تو تم ہرگز آرام نہ کرو جب تک وہ اصل مطلب تمہیں حاصل نہ ہو جائے۔ اے لوگو تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق۔ اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت کی علت غائی ہے بیّن طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خداپرستی کے ہر دم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بت تمہارے دل کے سامنے ہے جس کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو اور تمہارے تمام اوقات عزیزہ دنیا کی حق حق بک بک میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں کہ تمہیں دوسری طرف نظر اٹھانے کی فرصت نہیں۔ کبھی تمہیں یاد بھی ہے کہ انجام اس ہستی کا کیا ہے۔ کہاں ہے۔ تم میں انصاف، کہاں ہے تم میں امانت! کہاں ہے۔ تم وہ راست بازی اور خداترسی اور دیانت داری اور فروتنی جس کی طرف تمہیں قرآن بلاتا ہے تمہیں کبھی بھولے بسرے برسوں میں بھی تو یاد نہیں آتا کہ ہمارا کوئی خدا بھی ہے۔ کبھی تمہارے دل میں نہیں گذرتا کہ اس کے کیا کیا حقوق تم پر ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تم نے کوئی غرض کوئی واسطہ کوئی تعلق اس قیوم حقیقی سے رکھا ہوا ہی نہیں۔ اور اس کا نام تک لینا تم پر مشکل ہے۔ اب چالاکی سے تم لڑو گے کہ ایسا ہرگز نہیں۔ لیکن خداتعالیٰ کا قانون قدرت تمہیں شرمندہ کرتا ہے۔ جبکہ وہ تمہیں جتلاتا ہے کہ ایمانداروں کی نشانیاں تم میں نہیں اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانت رائے کے مدعی ہو۔ مگر تمہاری لیاقت تمہاری نکتہ رسی۔ تمہاری دوراندیشی صرف دنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔ تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی شخص ایک چیز ہمیشہ رہنے والی پر مطمئن ہوتا ہے۔ مگر وہ دوسرا عالم جس کی خوشیاں سچے اطمینان کے لائق اور دائمی ہیں وہ ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی تمہیں یاد نہیں آتا۔ کیا بدقسمتی ہے کہ ایک بڑے امر اہم سے تم قطعاً غافل اور آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو اور جو گذشتنی گذاشتنی امور ہیں ان کی ہوس میں دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو۔ تمہیں خوب خبر ہے کہ بلاشبہ تم پر وہ وقت آنے والا ہے جو ایک دم میں تمہاری زندگی اور تمہاری ساری آرزوؤں کا خاتمہ کر دے گا۔ مگر یہ عجیب شقاوت ہے کہ باوجود اس علم کے پھر اپنے تمام اوقات دنیا طلبی میں ہی برباد کر رہے ہو اور دنیا طلبی بھی صرف وسائل جائزہ تک محدود نہیں بلکہ تمام ناجائزہ جیسے جھوٹ اور دغا سے لے کر ناحق کے خون تک تم نے حلال کو رکھے ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۲ تا ۴۴)

قافلہ کی منظوری آگئی ہے

اب ویزا کے لئے درخواستیں بھجوانی شروع کر دی جائیں

چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت لاہور امیر قافلہ ہوں گے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قافلہ کی منظوری آگئی ہے الحمد للہ! کہ چار سال کے طویل عرصہ کے بعد یہ روک دور ہوئی ہے۔ قافلہ میں دو سو (۲۰۰) اصحاب (بشمول مستورات) جا سکیں گے۔ پس جن دوستوں کو میرے دفتر کی طرف سے قافلہ میں شمولیت کی اطلاع ملے وہ بلاتوقف ویزا کے حصول کے لئے کوشش شروع کر دیں۔ ویزا دفتر ہائی کمشنر انڈیا کراچی سے ملے گا جس کے لئے مقررہ فارم پر تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو کے ساتھ درخواست دینی پڑتی ہے۔ اس کام میں امداد دینے کے لئے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین بندر روڈ کراچی نمبر ۳ کو مقرر کیا گیا ہے۔

جو دوست قافلہ کے انتخاب میں نہ آسکیں مگر ان کے پاس پاسپورٹ موجود ہو یا وہ پاسپورٹ حاصل کر سکیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے طور پر ویزا حاصل کر کے ان ایام میں قادیان جانے اور مقدس مقامات کی زیارت کرنے کی کوشش کریں۔ جلسہ قادیان کی تاریخیں ۱۵، ۱۶ و ۱۷ دسمبر ۵۹ء مقرر ہوئی ہیں۔ اور قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر ۵۹ء کی صبح کو لاہور سے روانہ ہو گا۔ اور ۱۹ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔

امیر قافلہ چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر امیر جماعت احمدیہ ۱۱ کینال پارک گلبرگ لاہور کو مقرر کیا گیا ہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ۔ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء

دو مرحوم عزیزوں کا ذکر خیر

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رحمانی صاحب مرحوم

محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مرحوم ایک محنتی اور مخلص استاد تھے جنہیں اپنے تلامذہ کا علم بڑھانے کا فکر ہر وقت دامنگیر رہتا تھا۔ اپنے مضمون پر حاوی ہونے کے بعد پھر کلاس میں پڑھاتے۔ ایک زمانہ میں جب وہ مڈل کلاسز کو انگریزی پڑھایا کرتے تھے۔ (حضرت مولوی محمد دین صاحب کے وقت میں) ہمارے سکول کے عمدہ نتائج کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مڈل میں رحمانی صاحب مبادیات عمدگی اور محنت سے پڑھا دیتے تھے چنانچہ ان کے اکثر پرانے شاگرد ان کے انہماک اور شوق کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے علاوہ ان کی تربیت کا بھی ہر وقت خیال رکھتے اور ان میں احمدیت کی روح پیدا کرنے میں کوشاں رہتے۔ نہایت سادہ اور نیک انسان تھے انکسار اور عجز کا نمونہ تھے۔ آپ بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ حقانی صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ طبعی شاعر اور ادیب تھے عمدہ شعر کہتے تھے اور خوب مزے لے کر سناتے تھے، ادب کے دلدادہ تھے۔ انگریزی کی قابلیت بھی خاصی تھی۔ ریویو میں انکے عالیہ مضامین جو انہوں نے ریٹائر ہو جانے کے بعد لکھے اس کے شاہد ہیں۔ مجھے سالہا سال سے سکول میں رپورٹیں دفتری خط و کتابت اور مضامین کا موقع ملتا رہا اور میں نے کسی اہم چیز کو مکمل نہ سمجھا جب تک رحمانی صاحب کو سنا کر ان کی اصلاح نہ لی۔ ان کی اردو اور انگریزی میں ادبیت اور لطافت کا میں ہمیشہ ہی قائل رہا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ علمی اور ادبی مضامین میں میں آج تک ان کا دست نگر رہا ہوں۔ ادبی صلاحیتوں کے علاوہ ان کی دوست نوازی۔ رفقاء کار سے ایثار اور اخلاص سے پیش آنا ان کے خاص اوصاف تھے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر ورد زبان رہتا۔ احمدیت کی تعلیم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے خاص عشق رکھتے تھے

ان کی نیکی اور تقوے اور سادگی طلباء کے لئے مشعل راہ تھی اور ان کی بزرگی سکول کے لئے ٹھوس سرمایہ کا کام دیتی تھی۔ افسران کی فرمانبرداری اور دلی اطاعت ان کے اخلاق کا جزو اعظم تھا۔ ان کے تقوےٰ کی اور نیک راہوں پر گامزن ہونے کی ایک مثال مجھے اس وقت یاد آ رہی ہے۔ ایک مرتبہ چند منٹ کے لئے ڈیوٹی سے پیشاب کرنے کے لئے رخصت لے کر گئے اور وقت کے اندر اندر ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے۔ پھر آتے ہی درخواست کر دی کہ چند منٹ اور درکار ہیں تا کہ دوکان سے چائے پی آؤں۔ میں نے کہا آپ ادھر ہی تو گئے ہوئے تھے چائے بھی پی آتے فرمایا کہ میں چائے کی اجازت لے کر نہیں گیا تھا صرف پیشاب کے لئے ہی کہہ گیا تھا۔

اللہ اللہ کس قدر متقی اور نیک انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے طلباء اور اساتذہ کو ان کی دینداری اور پرہیزگاری سے حصہ دے۔ اللھم آمین

صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب مرحوم

میرے بہنوئی صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب جن کا ۲۸ ستمبر ۱۹۵۹ء کو انتقال ہوا بعض ایسی صفات کے مالک تھے جن کا ذکر خیر کرنا ضروری ہے۔

احمدیت کے متعلق ان کا معیار نہایت بلند تھا۔ یعنی ان کے نزدیک ہر احمدی کا دیانت دار اور فرض شناس ہونا اشد ضروری تھا۔ انہیں یہی تڑپ تھی کہ ہمارا کردار نمایاں طور پر دوسرے لوگوں سے بلند ہو اور احمدی ہونے کی حیثیت سے خود اپنے مقرر کردہ معیار پر پورا اترنے کی از حد کوشش کرتے تھے۔ ملازمت کے دوران میں کبھی ایک پائی تک دفتر کی چیز گھر میں استعمال نہ کی اور فرض شناسی کا یہ عالم کہ سوائے اپنے سرکاری کام کے دنیا و مافیہا سے قطعی غافل۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ملٹری آفیسرز ان کے انہماک اور دیانت داری سے متاثر ہو کر جماعت احمدیہ کے بھی مداح بن جاتے۔ دراصل انسان کے اپنے اعمال اور افعال ہی اصل ذریعہ تبلیغ ہیں اور اس ذریعے سے ان کی ملازمت کے دوران میں اللہ تعالیٰ نے ان کو سلسلہ کا نام بلند کرنے کی سعادت بخشی۔ ان کی وفات کا علم ہونے پر بڑے بڑے ملٹری آفیسرز نے ان کے متعلق جن عمدہ خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بھی اس حقیقت کے غماز ہیں کہ وہ پاکباز۔ دیانت دار اور فرض شناس انسان تھے سادہ لیکن صاف ستھری زندگی بسر کی۔ صفائی نفس اور ضبط کو زندگی کا ایک جزو بنائے رکھا۔ لیکن تصنع اور تکلف سے بچتے رہے

احمدیت میں بدانی میں داخل ہوئے اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ لیکن ۴ ان کے کردار کی وجہ سے اپنے عزیزوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے انکے تمام رشتہ دار انکی ... کی اور قربانی کی روح کی وجہ سے احمدیت کے مداح رہے۔ بعد میں آئے لیکن بہت ہی آگے نکل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے رؤیا اور کشوف سے بھی نوازا جو اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں۔ ایمان نے ان کے اندر جلا پیدا کر دی تھی۔ دل کی بیماری کا حملہ ہو جانے کی وجہ سے قبل از وقت ریٹائر ہو کر مرکز میں ہی آ گئے اور اپنی ملازمت کے ایام کی طرح نہایت باقاعدگی سے وصیت کا چندہ ادا کرتے رہے۔ ہر تین ماہ کے بعد پنشن وصول ہونے پر پہلا کام تحریک جدید اور دیگر طوعی چندوں کی ادائیگی کا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات گھر میں اخراجات کی تنگی محسوس ہوتی لیکن ان کا دل شاد رہتا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو جماعت کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دی ہے۔ بڑے اچھے معمولی کاروبار پر بھی تھے۔ لیکن ان کی عزت نفس نے انہیں کسی کی مالی امداد کا دست نگر نہ کیا میری ہمشیرہ سے ایک بچہ اور دو بچیاں تھیں بچہ کو پیدا ہوتے ہی دین کے لئے وقف کر دیا۔ ...... غرض احمدیت کا صحیح اور اعلیٰ نمونہ تھے۔ نہایت نیک اور متقی انسان تھے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کے بچوں کا خود کفیل ہو۔

اللھم آمین

مقدس امام کی علالت کے پیش نظر مالی قربانی میں اضافہ

ایک مخلص خاتون نے اس تحریک پر اپنا وعدہ دوچند سے بھی زیادہ بڑھا کر پیش فرمایا

الفضل کی اشاعت مؤرخہ ۱۲ نومبر ۵۹ء میں محترم حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی یہ تحریک قارئین کرام نے ملاحظہ فرمائی ہوگی کہ :-

”میرے نزدیک اس سال جماعت کو زیادہ قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے“

حضرت نواب صاحب ممدوح نے نہ صرف تحریک فرمائی ہے بلکہ اپنے وعدہ ۲۹۵/- روپیہ کے اضافہ سے ایک ہزار روپیہ تک بڑھا کر عملی نمونہ بھی قائم فرما دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری کی ایک مخلص خاتون محترمہ خورشید اسماعیل صاحبہ بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے اپنا وعدہ ۱۶۰/- روپیہ سے بڑھا کر ۳۲۰/- روپیہ پیش فرمایا ہے جو اضافہ کے ساتھ پہلے سال سے دوچند ہے۔ نیز آپ دعا فرماتی ہیں کہ :

”اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طرح اپنا وعدہ بڑھا کر مالی قربانی کی توفیق عطا کرے“

احباب کرام کو حضور کے اعلان سال نو کی یہ خصوصیت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ :

”اب تحریک جدید کے نئے سال کا وقت آ گیا ہے۔ ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہیئے“

اور یہ خوشگوار نتیجہ اسی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے کہ اشاعت اسلام کی تڑپ رکھنے والے اسالی اپنے وعدوں میں غیر معمولی اضافے فرمائیں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلعم ؛

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے لڑکے نصیر احمد کو لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام خالد احمد رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح متقی اور خادم دین بنائے۔ اور اسے عمر دراز عطا کرے۔ آمین

(محمد بخش نسو لنگی گوجرانوالہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور بغرض علاج ٹی بی ہسپتال سرگودھا میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الحفیظ ہیڈ ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شکریہ احباب اور اعانت الفضل

میرے بھائی شیخ مظہر احمد و رشید احمد محمود کراچی پر ایک مقدمہ دائر تھا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے باعزت بری ہو گئے ہیں الحمد للہ ؛ تمام احباب کا جنہوں اُن کے لئے دعائیں کیں تہ دل سے ممنون ہوں اللہ تعالیٰ ان پر فضل نازل کرے۔

(حافظ عزیز احمد از چنیوٹ)

نوٹ:- اس خوشی میں آپ نے پانچ روپے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے بطور اعانت دیئے ہیں (مینیجر)

میرا پیغام برادرانِ چک منگلا کے نام

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی

جماعت احمدیہ چک منگلہ کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۹-۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء کے موقع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا:-

---

اے برادرانِ چک منگلہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس جلسہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور آپ کی اور آپ کے علاقہ کی جماعت کو اخلاص اور قربانی اور تنظیم اور تعداد کے میدان میں ترقی عطا کرے۔ آپ کی جماعت ایک بالکل نئی جماعت ہے جس میں احمدیت کا بیج تازہ تازہ بویا گیا ہے۔ اس لئے آپ کو اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ایسے شاندار نتائج دکھانے چاہئیں۔ جو ایک لمبے عرصہ سے افتادہ زمین کے آباد ہونے پر ابتدائی فصلوں کی صورت میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ پس میری نصیحت آپ لوگوں کو قرآنی الفاظ میں یہی ہے و لا تھنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ "یعنی تھکو نہیں اور کمزوری نہ دکھاؤ اور اپنے مستقبل کے متعلق غمگین مت ہو۔ اگر تم سچے ایمان پر قائم رہ کر اپنے فرائض ادا کرو گے تو خدا کے فضل سے تم ہی غالب آؤ گے"۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو انشاء اللہ کبھی نہیں ٹلے گا بشرطیکہ آپ لوگ اس شرط کو پورا کریں۔ جو اس وعدہ کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۹ء)

تحریکِ جدید میں ہر فردِ جماعت کی شمولیت ضروری ہے

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے بعد کسی فرد جماعت کو بھی تحریک جدید کا وعدہ لکھوانے میں تاخیر روا نہ رکھنی چاہیئے۔ ہم آپ کی پیشکش کے منتظر ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری محمد اعظم بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی کی لڑکی ناصرہ بیگم عمر تقریباً تین ماہ فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پہلے بھی دو لڑکے علی الترتیب پانچ اور ۹ ماہ کے ہو کر فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان بچوں کی وفات کو والدین کے بخشش کا موجب بنا دے۔ اور زندہ رہنے والی نرینہ اولاد عطا فرما دے۔ آمین۔

(محمد رمضان کارکن وکالت تبشیر)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

"مسیح ہندوستان میں"

کٹک (بھارت) سے شائع ہونے والے روزنامہ "سماج" کی اشاعت مورخہ ۲۲/۷/۵۹ میں ایک غیر مسلم لکشمی نرائن ساہو صاحب کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ اگرچہ مکتوب میں مذکورہ جملہ تفصیلات تو قابل استفادہ نہیں۔ البتہ مکتوب میں مذکورہ یہ بات کہ حضرت مسیح ناصری نے واقعہ صلیب کے بعد یروشلم سے کشمیر تک کا لمبا سفر کیا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ شواہد کے لئے مزید ایک ثبوت ہے۔ اس حوالہ کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (بدر قادیان)

چند روز پیشتر میں نے آپ کے مؤقر اخبار میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی پر تحریر کیا تھا کہ انہوں نے اپنی تعلیم اڑیسہ میں حاصل کی تھی۔ جس کے بعد انہوں نے کچھ عرصہ یہاں قیام کر کے اپنے پرچار کو اصلاح پوری اور بھبنیشور میں سرانجام دیا۔

اسی سلسلہ میں ایک دوسری کتاب سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ قارئین کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں۔

شری پربودھ کمار سینال کی کتاب دیبا تما دوم کے صفحہ ۱۵۶ (بنگالی ایڈیشن) میں مرقوم ہے کہ ہیمس گمفا (غار) لداخ سے قریباً پچیس میل کے فاصلے پر ایک قصبہ ہے اگرچہ یہ چھوٹا سا ہے۔ لیکن تمام دنیا میں مشہور ہے۔ ایک روسی سیاح ڈاکٹر نکولس نوٹووچ نے (زیتون کے پتوں پر لکھی ہوئی) ایک کتاب کا پتہ لگایا۔ جو قدیم پالی زبان میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے سفر ہند کے حالات پر مشتمل ہے۔ ۱۸۸۷ء عیسوی میں جبکہ روس کی جنگ کا زمانہ تھا۔ یہ سیاح اکیلا کوئیٹیا اور وسطی ایشیا سے گذر کر ہندوستان آ رہا تھا۔ کہ لداخ کے علاقہ میں کسی پہاڑی سے پھسل کر زخمی ہو گیا۔ اسے ہیمس کی غار میں علاج کے لئے لایا گیا۔ اور وہاں کافی لمبا عرصہ زیر علاج رہا۔ صحتیاب ہونے پر اسے اس غار میں ہی اس نایاب کتاب کا پتہ چلا۔ جسے اس نے ایک ترجمان کی مدد سے پڑھا۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں شادی کے بندھنوں سے بچنے کی خاطر وسط ایشیا کے بعض تاجروں کے ہمراہ خاموشی سے ہندوستان میں آ گئے تھے۔ اپنے بچپن سے ہی حضرت علیہ السلام گوتم بدھ کی تعلیمات سے متاثر تھے۔ آپ نے اس سفر میں سولہ سال ہندوستان میں گذارے۔ اور پوری کانسی۔ کپل وستو۔ کمایوں۔ نیپال اور کشمیر کے علاقوں میں پھرتے رہے۔ اور بدھ مت کی بنیادی سچائیوں کا پرچار کرتے رہے۔ جو کہ بلا تمیز ذات پات و اعتقادات کے تمام بنی نوع انسان کے لئے قابل قبول تھیں انہیں سناتنی لوگوں سے اختلاف تھا۔

انتیس سال کی عمر میں آپ یوروشلم کو واپس چلے گئے۔ جس کے بعد آپ کو صلیب کا واقعہ پیش آیا۔ آپ کے شاگردوں نے آپ کو صلیب سے بچا کر اور آپ کے زخموں کو بعض جڑی بوٹیوں کے رس سے اچھا کیا۔ اس حادثہ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ ہندوستان آئے۔ جو کہ آپ کے خیالات کا مرکز تھا۔ آپ کی وفات کشمیر میں ہوئی۔

سری نگر کے قریب ہی تھانہ پاری کے مقام پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نام کی قبر ہے۔ ایک اور معروف قبر (ان کے نام پر) کراچی سے چند میل کے فاصلہ پر بھی ہے۔

اس حیران کن کہانی کی بنیاد پر (جو کہ زیتون کے پتوں پر لکھی ہوئی تھی) جو کتاب نوٹووچ نے تصنیف کی اُس کا نام "حضرت عیسےٰ کی نامعلوم زندگی"

"The unknown Life of Jesus Christ"

ہے۔ دو بنگالیوں نے بھی زیتون کے پتوں پر لکھی ہوئی کتاب ہیمس غار میں دیکھی ہے ان میں سے ایک تو مشہور و معروف سیاح سوامی ابھیدانند اور دوسرا اس کا ایک سیوک برہمچاری بھائرب چیتنیا نند ہے۔ ہیمس غار کے بڑے پجاری کا کہنا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بدھ مذہب کے لٹریچر کا مطالعہ پالی زبان سیکھنے کے بعد کیا۔ اور اپنے ہندوستان کے قیام کے دوران میں ہی اس مذہب کو اختیار کیا تھا۔ اور پھر اپنے ملک میں واپس جا کر آپ بدھ مت کے اصولوں پر مذہبی تعلیمات دیتے رہے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا پہاڑی وعظ ہندو مذہب کی بجائے بدھ مت کے اصولوں کی مکمل تصویر ہے۔

لکشمی نرائن ساہو۔ بھبنیشور ۱۵/۷/۵۹

(روزنامہ سماج مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۹ء)

نتیجہ امتحان قرآن کریم پارہ دوم نصف آخر

مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء کو نظامت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انصار اللہ سے قرآن کریم پارہ دوم نصف آخر کا امتحان لیا گیا تھا۔ اس کی دو قسطیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ آخری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ جن احباب کے نام اس فہرست میں نہیں ہیں افسوس ہے کہ وہ پاس نہیں ہو سکے۔

۱۔ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

نام	نمبر حاصل کردہ
ماسٹر بشیر احمد صاحب	۵۹/۷۵
محمد شفیع صاحب	۳۶
محمد ابراہیم صاحب	۲۵

۲۔ نارووال

نام	نمبر حاصل کردہ
عنایت اللہ صاحب احمدی	۲۹

۳۔ واہ کینٹ

نام	نمبر حاصل کردہ
حافظ مراد بخش صاحب	۴۰

۴۔ شادی وال

نام	نمبر حاصل کردہ
علی احمد صاحب گوندل	۵۸
فضل احمد صاحب	۵۲

۵۔ منٹگمری

نام	نمبر حاصل کردہ
مرزا احمد بیگ صاحب	۵۳
ملک محمد مستقیم صاحب	۵۸
نذیر احمد خالد صاحب	۴۱
ایم عبد الکریم صاحب زعیم انصار اللہ	۲۹
عبد الشکور صاحب اسلم	۵۸
ملک منصور احمد صاحب	۳۶

۶۔ گجرات

نام	نمبر حاصل کردہ
شیخ عنایت اللہ صاحب	۶۱
مراد بخش صاحب	۳۹
چوہدری محمد اسلم صاحب	۵۲
منشی محمد ابراہیم صاحب	۴۹
عبد المالک صاحب	۵۵
محمد الدین صاحب سیالکوٹی	۴۳

۷۔ سرگودھا

نام	نمبر حاصل کردہ
ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب	۳۷
محمد عالم صاحب احمدی	۵۷
محمود الحسن صاحب قریشی	۶۱
محمد اقبال صاحب پراچہ	۵۰

۸۔ خوشاب

نام	نمبر حاصل کردہ
محمد اسماعیل صاحب اوورسیر	۵۵
عبد الکریم صاحب	۴۸

۹۔ میاں چنوں ضلع ملتان

نام	نمبر حاصل کردہ
عبد المجید صاحب احمدی	۵۰

۱۰۔ چکوال

نام	نمبر حاصل کردہ
بشیر احمد صاحب اعوان	۲۵
خواجہ محمد شفیع صاحب بلیڈر	۶۲
خواجہ محمد یوسف صاحب	۳۲
عارف صاحب	۶۱
حاجی ملک عبد الرحمن صاحب	۳۴

۱۱۔ سیالکوٹ

نام	نمبر حاصل کردہ
محمد اقبال صاحب	۳۸/۷۵
چوہدری اللہ دتہ صاحب پنشنر	۵۰
فضل احمد صاحب تلونڈی	۴۴
محمد نواز صاحب گوندل	۴۲
برکت علی صاحب	۴۷
سعید احمد صاحب انور	۴۶
محمد یوسف صاحب بی۔ایس سی	۵۴
ایم محمد حسین صاحب دھرمسالوی	۴۰
بابو قاسم الدین صاحب امیر	۵۳
حکیم پیر احمد صاحب پراشیا ڈپوری	۳۹

۱۲۔ جہلم

نام	نمبر حاصل کردہ
حکیم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب	۵۳
مولوی عبد الکریم صاحب	۵۱
سید محمد ہاشم صاحب بخاری	۵۵
حوالدار محمد ابراہیم صاحب	۴۱
میاں عبد الصادق صاحب	۵۰
بابو اے رفیع جان صاحب	۳۳
سید زمان شاہ صاحب	۵۴

(ناظم تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۵۹ء کو اس عاجز کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند بخشا ہے۔ یہ بچہ سید عنایت علی شاہ صاحب زیدی کا پوتا اور قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے اور عمر دراز بخشے۔

(عزیز احمد صدیقی الیکٹرک سٹور ٹاؤن ہال گوجرانوالہ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں آپ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ (مینجر)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ضرورت مند احباب کے لئے

۱۔ غیر ملکی ٹریننگ کے لئے وظائف

۱۸ وظائف منجانب حکومت جرمنی۔ دو سے چار سالہ ٹیکنیکل و اکنامک تعلیم۔ مضامین زراعت۔ نارسٹری۔ انجینئرنگ سائنس۔ میڈیسن۔ اکنامکس۔ بنکنگ۔ بزنس۔ اکاؤنٹنسی۔ سٹیٹسٹکس سوشیالوجی۔

بارہ دو سالہ وظائف کیلئے شرائط:۔ اچھی سیکنڈ کلاس ڈگری آرٹس یا سائنس۔

چھ چار سالہ وظائف کے لئے شرائط:۔ فرسٹ کلاس انجینئرنگ ڈپلومہ یا انٹرمیڈیٹ آرٹس یا سائنس۔ بابت وظیفہ ۱۱۳ روپے ماہوار۔ منتخب طلبہ کو رجسٹریشن و تعلیمی فیس معاف۔ فری سیکنڈ کلاس سفر آمد و خرچ۔ تعلیم جرمن زبان میں۔

مجوزہ فارم درخواست وزارت تعلیم پاکستان گورنمنٹ کراچی سے ۱۰ آنے والا واپسی لفافہ بھیج کر (۲/۱ روپیہ بصورت ہوائی ڈاک) طلب ہو۔ درخواستیں ۲۷/۱۱/۵۹ تک بنام

Educational adviser to govt:- of Pakistan ministry of Education KARACHI—1

(پ ٹ ۱۲/۱۱/۵۹ و ۱۵/۱۱/۵۹)

۲۔ پاکستانی ایئر فورس جی ڈی پائلٹ برانچ میں کمیشن

کمیشن ملنے پر تنخواہ ۸۵۰/- روپے ماہوار انتخاب کے لئے نزدیک کے پی۔ اے۔ ایف ریکروٹنگ افسر سے ملیں۔ امتحان داخلہ ۱۲/۱۲/۵۹ انگلش ۴/۱۲/۵۹ ریاضی۔ ۵/۱۲/۵۹ جنرل نالج و جنرل سائنس۔ مراکز امتحان ڈھاکہ۔ کراچی۔ کوہاٹ۔ چٹاگانگ سلہٹ۔ راجشاہی۔ لاہور۔ سرگودھا۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد۔ ملتان

شرائط: پاکستانی میٹرک سائنس یا سینئر کیمبرج عمر ۱/۶/۶۰ کو ۱۶ تا ۲۰ (پ ٹ ۱۴/۱۱/۵۹)

۳۔ آزاد کشمیر میں باقاعدہ کمیشن

بورڈ کے آگے انٹرویو فروری ۱۹۶۰ء میں امتحانی داخلہ انگلش جنرل نالج ریاضی مراکز مظفر آباد۔ ... ڈھاکہ۔ شرائط: باشندہ جموں و کشمیر۔ انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔

تفصیلات و مجوزہ فارم درخواست Adm:- office A.K.R.F. Centre Ojhari camp RAWALPINDI سے طلب کریں اور مکمل کر کے ۲۵/۱۲/۵۹ تک واپس کریں۔ (پ ٹ ۱۵/۱۱/۵۹)

۴۔ داخلہ گورنمنٹ کیڈٹ کالج حسن ابدال

اپریل ۱۹۶۰ء میں داخلہ۔ درخواستیں ۳۱/۱۲/۵۹ تک ذریعہ تعلیم انگلش انگریزی پبلک سکولوں کی طرز پر میٹرک و انٹرمیڈیٹ امتحانات کے لئے تیاری۔ معیار تعلیم بلند۔ جسمانی نشوونما کا خاص خیال۔

شرائط داخلہ برائے ششم۔ تاریخ پیدائش ۱/۴/۴۷ سے پہلے کی۔ مارچ ۱۹۶۰ء میں ساتویں جماعت یا فورتھ سٹینڈرڈ مکمل کر رہا ہو۔

نویں میں داخلے کی شرائط: ۱/۴/۴۶ سے پہلے کی پیدائش ہو اور مارچ ۱۹۶۰ء میں آٹھویں جماعت یا ففتھ سٹینڈرڈ مکمل کر رہا ہو۔

تحریری امتحان داخلہ انگلش و ریاضی۔ پاس شدگان کا انٹرویو ملتان۔ لاہور۔ راولپنڈی و پشاور۔ مستحقین کے لئے کافی تعداد وظائف مالیتی ۶۰۰ روپے تا ۱۲۰۰ سالانہ۔ تعلیمی خرچ ۱۸۰۰ سالانہ۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ ایک روپے کا منی آرڈر بھیج کر پرنسپل سے طلب ہو۔ (پ ٹ ۱۵/۱۱/۵۹)

۵۔ عارضی کمیشن دسواں اوٹی کورس (دوسرا داخلہ)

شرائط:۔ پاکستانی۔ انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج عمر ۱/۹/۵۹ کو ۲۰ تا ۲۸۔ ابتدائی انٹرویو و تحریری امتحان پشاور۔ راولپنڈی لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ فروری ۱۹۶۰ء میں۔ مضامین امتحان انگلش۔ جنرل نالج۔ ریاضی کامیاب امیدواران کا انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کے سامنے انٹرویو۔ آخری انتخاب جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی میں۔ دوران ٹریننگ آفیسرز ٹریننگ سکول کوہاٹ وظیفہ ۱۳۰/- روپے ماہوار بصورت مجرد۔

درخواستیں ۲۵/۱۲/۵۹ تک بنام P.A Directorate PA-3 (b) A.G. Branch G.H.Q. RAWALPINDI—1

فارم ہائے درخواست و ہدایات نزدیک کے دفتر بھرتی سے حاصل ہوں یا کسی کالج کے پرنسپل سے (پ ٹ ۱۵/۱۱/۵۹)

(ناظر تعلیم)

صرف غریب مقامیوں کو متروکہ مکانات منتقل کئے جائیں گے

قائم مقام صدر اور وزیر بحالیات جنرل اعظم خان کا اعلان

لاہور ۲۰ نومبر:۔ قائم مقام صدر اور وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جو مقامی لوگ ذاتی جائداد کے مالک ہیں۔ یا خود مکان تعمیر کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ انہیں آباد کاری کے حکام متروکہ مکانات منتقل نہیں کریں گے۔ دس ہزار یا اس سے کم مالیت کے مکانات کے لئے، صرف ایسے مقامی اصحاب درخواست دینے کے مجاز ہوں گے۔ جن کے پاس سر چھپانے کی کوئی جگہ نہیں اور وہ غریب ہیں۔

وزیر بحالیات نے کہا کہ جن مقامی لوگوں کو مکانات منتقل کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان کے معاملات پر پھر غور کیا جائے گا۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ایسے مکانات کے کرایہ کی کہیں کم تشخیص تو نہیں ہوئی۔ آپ نے کہا کہ محکمہ آباد کاری کے متعلقہ حکام دس ہزار روپے سے کم مالیت کے متروکہ مکانات مقامی قابضین کے نام منتقل کرنے سے پہلے اچھی طرح جانچ پڑتال کریں گے۔ کیونکہ حکومت کی پالیسی یہ ہے۔ کہ امیر زیادہ امیر نہ ہوں۔ اور غریب زیادہ غریب نہ ہوں۔

قائم مقام صدر مملکت اور وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں مغربی پاکستان کے بالائی علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کل شام بذریعہ تیز گام کراچی روانہ ہو گئے۔ ریلوے اسٹیشن پر چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری، مسٹر ایم احمد اور متعدد دوسرے اعلیٰ حکام نے آپ کو الوداع کیا۔

لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے روانگی سے پہلے مقامی اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو کے دوران ایک اور سوال پر مزید کہا کہ جن دعویداروں جہاجرین کے نام متروکہ مکانات کے مالکانہ حقوق منتقل ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے کرایہ دار کو تین سال تک بے دخل کرنے کے قانونی طور پر مجاز نہیں آپ نے کہا کہ اگر کوئی کرایہ دار جائیداد کو نقصان پہنچائے گا۔ یا کرایہ ادا نہیں کریگا تو ظاہر ہے کہ وہ کسی قانونی تحفظ کا حقدار نہیں ہوگا۔

آپ نے اس امر پر خوشی ظاہر کی کہ لاہور اور دوسرے علاقوں میں آباد کاری کے کام کی رفتار تسلی بخش ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے اس دورہ کے دوران متعلقہ حکام کے مسائل حل کر دیئے ہیں اس لئے آباد کاری کے کام کی رفتار اور بھی تیز ہونی چاہیئے۔

تعلیمی کمیشن کی رپورٹ پر غور شروع ہو گیا

راولپنڈی ۱۹ نومبر:۔ آج تعلیمی کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے کابینہ کی خاص سب کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا جس میں مسٹر حبیب الرحمن وزیر تعلیم نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ کمیٹی مجوزہ تعلیمی اصلاحات پر مفصل غور کرنے کے بعد اپنی رپورٹ کابینہ کے پورے اجلاس میں پیش کرے گی جو صدر پاکستان کی واپسی کے بعد اس کی آخری منظوری صادر کرے گی۔ آج کے اجلاس میں مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ، مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ مسٹر ابو القاسم خان وزیر صنعت، دونوں صوبوں کے گورنروں، وزارت تعلیم کے سیکرٹری اور مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری نے بھی شرکت کی۔ کمیٹی کا اجلاس صبح کے وقت ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا۔ بعد میں شام کو بھی سب کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اُمید ہے کہ سب کمیٹی تین دن تک اپنا کام مکمل کرے گی۔

صحافیوں کے لئے اُجرت بورڈ

پشاور ۱۹ نومبر وزیر محنت لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو برکی نے آج اپنی پریس کانفرنس میں بتایا کہ صحافیوں کے لئے اُجرت بورڈ دو ہفتے تک قائم کر دیا جائے گا۔ آپ نے یقین دلایا کہ بورڈ میں کارکن صحافیوں اور مالکان اخبار کو کافی نمائندگی دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ صحافی جتنا کام کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں انہیں بہت کم معاوضہ ملتا ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ بورڈ قائم ہونے کے بعد صحافیوں سے انصاف ہو گا۔ ایک سوال پر جنرل برکی نے کہا۔ کہ اُجرت بورڈ صحافیوں کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کے مسئلہ پر غور کریگا۔

بھارت نے ایک سرحدی علاقہ خالی کر دیا۔

نئی دہلی ۲۰ نومبر کل پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں بتایا۔ کہ چین اور بھارت کی سرحد پر واقع بارہ ہوتی نامی علاقے سے بھارتی سول عملہ کو چین اور بھارت کے سمجھوتے کے مطابق واپس بلایا گیا تھا۔ یہ انخلا ستمبر کے آخری حصے میں سخت سردی شروع ہونے کی وجہ سے عمل میں لایا گیا تھا۔

رائٹر نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے۔ کہ کل شام کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کے اجلاس میں چین اور بھارت کے تعلقات پر غور کیا گیا۔ جس میں متعدد ارکان نے پنڈت نہرو کی تقریر پر سخت اعتراضات کئے۔ کہا جاتا ہے، کہ اس موقع پر ایک دوسرے کو برا بھلا بھی کہا گیا۔ ان ارکان کی طرف سے مسٹر مینن کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ چینی فوج کو طاقت کے ذریعے بھارتی علاقہ سے نکال دے لیکن پنڈت نہرو نے ان ارکان سے اتفاق نہ کیا اور کہا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

صوبائی نظم و نسق کا کمیشن ۳۰ دسمبر تک اپنی رپورٹ پیش کرے گا

راولپنڈی سے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز منتقل نہیں کئے جائیں گے

راولپنڈی ۲۰ نومبر صوبائی گورنر اور نظم و نسق کی تنظیم نو کمیشن کے چیئرمین مسٹر اختر حسین نے کل لاہور سے راولپنڈی پہنچ کر بتایا کہ کمیشن کی رپورٹ ۳۰ دسمبر تک صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو پیش کر دی جائے گی۔ اس رپورٹ کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے اور رپورٹ کے آخری مسودہ پر غور کرنے کے لئے غالباً ۱۵ دسمبر کو کمیشن کا ایک اور اجلاس لاہور میں منعقد ہوگا۔

مسٹر اختر حسین نے کمیشن کی سفارشات کے متعلق کچھ بتانے سے انکار کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آیا صوبائی حکومت راولپنڈی سے موجودہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کو منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مسٹر اختر حسین نے جواب دیا کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کو منتقل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ کراچی وفاقی دار الحکومت تھا اس کے باوجود کراچی سابق صوبہ سندھ کی حکومت کا صدر مقام بھی رہا۔

ایبٹ آباد میں صوبے کا ضمنی دار الحکومت تعمیر کرنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر اختر حسین نے کہا۔ ایبٹ آباد میں جس اراضی کا حصول مقصود ہے اسے مشتہر کیا جا چکا ہے اب تک صرف پانی میسر آنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ چنانچہ ضمنی دار الحکومت کی تعمیر میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ اب اچھے پانی کے لئے تین چار ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں۔ جونہی پانی کا حصول یقینی ہو گیا دار الحکومت کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

صدر نے تین ارکان پر مشتمل صوبائی نظم و نسق کمیشن گزشتہ مارچ میں قائم کیا تھا۔ کمیشن نے نظم و نسق کو بہتر بنانے کی تجاویز کے سلسلہ میں ایک سوالنامہ جاری کیا تھا۔ جس کے چھ ہزار جوابات موصول ہوئے اور کمیشن نے ان پر غور کیا۔

سرکاری ٹھیکیداروں کی فہرست

لائلپور ۲۰ نومبر حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ صرف ان افراد کا نام سرکاری ٹھیکیداروں کی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ جن کی مالی حالت مستحکم ہو گی۔

اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور کلکٹروں سے کہا گیا ہے کہ سرکاری ٹھیکیداروں کے ناموں کی سفارش کرتے وقت وہ ذاتی طور پر تشفی کر لیں کہ مجوزہ ٹھیکہ داروں کی مالی حالت مستحکم ہے انہیں اس ضمن میں ماتحت عملہ کی رپورٹوں پر ہی انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ مزید اطمینان کے لئے یہ جائزہ بھی لینا ضروری ہے۔ کہ ان کی ملکیتی یا غیر منقولہ املاک کی مالیت اس قدر ہے کہ کسی معاہدہ کی خلاف ورزی کی صورت میں ان سے سرمایہ وصول کیا جا سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض ٹھیکہ دار اپنے اقرباء کے نام غیر منقولہ املاک منتقل کرا دیتے ہیں اور حکومت کو مجوزہ سرمایہ کی وصولی میں ناکامی ہوتی ہے۔

غیر ملکی اٹلس پر پابندی

لاہور ۲۰ نومبر حکومت مغربی پاکستان نے مد اینڈ میکنلے پاکٹ ورلڈ اٹلس کی فروخت اور اشاعت کی ممانعت کر دی ہے۔ کیونکہ اس اٹلس کے نقشہ میں تمام کشمیر، جموں نیز منگلا ڈیم کو ہندوستان کا ایک حصہ ظاہر کیا گیا۔ اس اٹلس کے تابع و ناشر پاکٹ ملیکس نیو یارک (امریکہ) ہیں۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق اس اٹلس کی اشاعت تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۷ - ۱۲۳ کے تحت قابل سزا ہے۔ اس اٹلس کی تمام جلدیں بحق سرکار ضبط متصور ہوں گی۔

موٹریں چلانے والوں کو انتباہ

لاہور ۲۰ نومبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بڑی سڑکوں پر چلنے والی موٹروں کے ڈرائیوروں کو سختی سے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنی گاڑیوں کی بتی مدھم رکھیں۔ اس ہدایت پر مکمل طور پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے متعدد حادثات میں کئی جانی نقصان ہو چکے ہیں موجودہ صورت حال اطمینان بخش نہیں ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تیز روشنی کے ساتھ گاڑی چلانے والوں کو پکڑنے کے لئے ایک مہم چلائی جائے پورے مغربی پاکستان میں ٹریفک پولیس کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے چنانچہ گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو ایک بار پھر متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ رات کے وقت بڑی سڑکوں پر سفر کرتے ہوئے جب سامنے سے کوئی گاڑی آتی دیکھیں تو روشنی مدھم کر لیں۔

سیاسی کارکنوں کی دعوتیں

لاہور ۲۰ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے تمام ڈویژنل اور ضلعی حکام کو ہدایت کی ہے کہ آئندہ سیاسی کارکنوں کی دعوتیں ہرگز قبول نہ کریں۔ اس سلسلہ میں چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید کی طرف سے جو سرکاری سرکلر بھیجا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ صوبائی حکومت نے بہت مدت پہلے سیاسی کارکنوں کی دعوتیں قبول نہ کرنے کے سلسلہ میں جو ہدایات کی تھیں بعض حکام ان کی پابندی نہیں کرتے یہ امر افسوسناک ہے۔

پاکستان اور ترکیہ کا اتحاد ہماری پالیسی میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے

انقرہ میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی تقریر

انقرہ ۲۰ نومبر۔ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان اور ترکیہ کا باہمی اتحاد پاکستان کی پالیسی میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یقیناً یہ اتحاد ہمارے علاقے کے امن اور استحکام کے لئے بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل رات جلال بایار صدر ترکیہ کی طرف سے دیئے گئے ڈنر میں صدر ترکیہ کی تقریر کا جواب دے رہے تھے۔

آپ نے ترکیہ حکومت اور عوام کو یقین دلایا کہ پاکستان اس اتحاد کو مستحکم کرنے کے لئے کسی کوشش سے دریغ نہیں کرے گا۔ اس مقصد کے حصول کے سلسلے میں اس اقدام کو آغاز کی حیثیت حاصل ہے جو پاکستان اور ترکیہ کی باہمی تجارت بڑھانے کے لئے کیا جا چکا ہے۔ یقیناً اس اقدام کی وجہ سے نہ صرف تجارتی لین دین فروغ پائے گا بلکہ ہمارا میل جول بھی بڑھے گا۔ صدر پاکستان نے پاکستانی عوام کی طرف سے ترکیہ کی بہادر قوم کو خیر سگالی کا تحفہ پیش کیا اور ترکیہ کی ترقی اور مرفہ الحالی کی دعا کی۔

صدر پاکستان نے صدر ترکیہ کے ان کے محبت بھرے الفاظ پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان سے پاکستانی قوم سے متعلق ترک قوم کے صحیح جذبات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ ان دونوں ملکوں کے تعلقات عارضی نہیں نہ ہی ان کی بنیاد کسی سیاسی مصلحت پر رکھی گئی ہے۔ تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ ان کے تعلقات پرانے وقتوں سے گہرے دوستانہ چلے آ رہے ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مذہبی رشتے۔ عقیدے اور سیاسی نظریہ کی یکسانی ان کی محبت اور یگانگی بنیاد ہے۔ ترکیہ نے جلال بایار کی عظیم قیادت میں گزشتہ چند برس میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وہ پاکستان کے لئے موجب مسرت ہیں۔ اسی قیادت کی بدولت آج ترکیہ مرفہ الحالی اور خوشحالی کی منزل تک پہنچا ہے اور اس نے دنیا میں اپنا اہم مقام پیدا کیا ہے۔ صدر پاکستان نے کہا آپ کی یہ ترقیاں ہمارے لئے موجب افتخار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی طاقت ہماری طاقت اور آپ کی خوشحالی یقیناً ہماری خوشحالی ہے۔

صدر محمد ایوب خاں نے کہا کہ صدر جلال بایار نے پاکستان کی گزشتہ ایک سال کی کامیابیوں کے بارے میں جو اظہار پسندیدگی کیا ہے اس سے ہماری بڑی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ خدا کے فضل سے ہم اپنے بعض مشکل مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی یہ ابتدا ہے ابھی ہمیں لمبا سفر طے کرنا ہے۔ ہمارا انتہائی مقصود ملک میں ایسے جمہوری نظام حکومت کی ترویج ہے جو لوگوں کے مزاج کے عین مطابق ہو۔ ہم اس سلسلے میں اندھا دھند تقلید کے قائل نہیں۔ ہم نے حال ہی میں بنیادی جمہوریتوں کا طریق کار نافذ کیا ہے جو دیہات سے شروع ہوتا ہے اور لفظاً و معناً ٹھوس جمہوریت کی بنیاد ڈالتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق دسمبر کے آخری حصے میں انتخابات ہوں گے اور یہ ادارے قائم ہوں گے جن کی وجہ سے عوام کو خود بخود زندگی کے ایسے طریقے معلوم کرنے کا موقع ملے گا جو ان کے حالات و کوائف کے عین مطابق ہوں۔

اس سے پیشتر صدر جلال بایار نے اپنی تقریر میں صدر پاکستان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج ساری ترک قوم یہ دیکھ کر پھولی نہیں سماتی کہ یہ ادارہ ملک پاکستان کے عظیم سپاہی اور سیاستدان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ہمارے ہاں مدعو ہیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ صدر پاکستان کو اپنے مختصر سے قیام میں اس امر کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ ترکی قوم کو شریف پاکستانی قوم سے قلبی دل لگاؤ ہے ان دونوں قوموں کے برادرانہ اور دوستانہ جذبات کے وجود ایک نہیں گویا ایک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ روز بروز ان کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور دونوں میں صحیح معنوں میں اشتراک مساعی پیدا ہو گیا ہے۔

جلال بایار نے کہا سنٹو مشرق وسطیٰ میں امن و سلامتی کی بہت بڑی ضمانت ہے اور اس سے عالمی امن کو بھی بڑی مدد مل رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ ساری ترک قوم کی خواہش ہے کہ شریف پاکستانی قوم دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ اور اسے توقع ہے کہ وہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی قیادت میں جلد دنیا میں اپنا صحیح مقام حاصل کر لے گی۔